

معلقہ

الصَّحَابَةُ لِلرَّبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدا کے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الہی ہے "يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسِلُهَا. فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ فاخبرني عن الساعة؟ قال ما المسؤل عنہا با علم من السائل، (مشکوٰۃ ص ۱۱۱) حضرت جبریل علیہ السلام نے جو تھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاطمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں سوئوں (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قال فاخبرني من امارتها اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الامه ربتها وان تری الحفاة العراة العالقة رعاء النساء يتطاو لون في البنيان،" لوندیاں اپنی مالکہ کو جھنے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں، اور ننگے پیر، ننگے بدن ننگہ دست بچریوں کے چرواہوں کو تو بیچھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھاڑ رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت

صفری سے ہے۔ ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ويكثر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد؛

(بخاری کتاب العلم ص ۱۱۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نکراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات و حوادث کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامتِ قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال جو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامتِ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں کٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن ننتذاكر فقال ماتذاكرون ؟

قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان

والدجال، والداية وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى ابن مريم

ويا جوج وما جوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب

وخسف بجزيرة العرب وأخذ الك نار تخرج من اليمن تطرد الناس

النبي محشرهم (مسلم باب الفتن واشراط الساعة ص ۲۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم لوگ کسی چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا۔ جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) داہرۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یا جوج ماجوج کا نکلنا (۷، ۸، ۹) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا، ایک مشرق میں دوسرے

مغرب میں اور تیسرے عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دے گی۔
قیامت کی علامت کبریٰ ہی میں سے مہدیؑ آخر الزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام سفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولہا ان یتظہر الامام المقتدی الخاتم

للدائمۃ..... محمد المہدی (لوائح الانوار البہیمة ص ۳۶۶)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الامم محمد مہدیؑ کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں دسی الاصفریٰ یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کر کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے انٹی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدیؑ کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امانت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعت خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو مکہ شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام ہبلا میں جو کہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پا کر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدیؑ کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدیؑ کا نام، ولدیت، طیر وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانہ خلافت میں عدل و انصاف کی ہر گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدیؑ کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصول محمدین کے اعتبار سے وہ حد تو اترا تو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسن محمد بن اسحاق السجری الحافظ المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة روايتها عن المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم

فی المہدی وانہ من اہل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملأ الارض ھدلاً

وان عيسى عليه الصلوة والسلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يؤم هذه
الامة وعيسى خلفه في طول من قصته وامره «(تهذيب التهذيب ج ۱۲ فی ضمن ترجمہ محمد بن
خالد الجندی المؤرخ)

”امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تو اترا و نہایت عوام کے درجہ میں پہنچ گئی
ہیں کہ وہ بیت رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف
سے دنیا کو معمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل و جال میں ان کی مساعدت اور نصرت
کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک، نماز ادا کریں گے وغیرہ، طویل
واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنازل المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفاری نے اپنی شہور کتاب
لوائح الاوار البہیہ میں علامہ عمی بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القسری
صاحب اجماع الاحکام القرآن نے بھی تذکرہ فی احوال لوطی و امورا لآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔
شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۰۳۳ھ الاشارة لاشراط الساعة ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احاديث المهدى وخروج ائمه من عترة رسول الله
صلى الله عليه وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلغت حد التواتر المعنوی
فلامعنی لا تنکارها۔

”محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تو اتر معنوی کی حد کو
پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کے انکار کو کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفاری کا بیان ہے:

قد كثرت الاقوال في المهدى حتى قيل لامهدى الاعيسى والصواب الذي
عليه اهل الحق ان المهدى غير عيسى وانه يخرج قبل نزول عيسى عليه
السلام وقد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوی
وشاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم (لوائح الاوار البہیہ ج ۱۲)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں
اور صحیح بات جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا
ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ توڑ

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہل سنت و جماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقدر روى عن ذكرين الصحابة وغير ما ذكر منهم رضى الله عنهم بروايات متعددة وعن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموعه العلم القطعي فالإيمان بخروج المهدي واجب كما هو مقرر عند أهل العلم ومدون في عقائد أهل السنة والجماعة (الضاحية)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے آئی روایتیں مردی ہیں کہ ان سے علم قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ اُسن بن علی البرہباری اکنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہباری کو ابن ابی علی نے طبقات اسحاق بلخیش شیخ البرہباری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۵۸ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعة میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة فی المہدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جد استلخ حد التواتر وهي فی السنن وغيرها من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید: (ص ۵۲ مطبوعہ سکاٹلہ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

اقول، لاشک ان المہدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشہر و عام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیہ جمہور الامۃ خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافہ

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۲۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من احادیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث نحر وجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فيه علی اختلاف روايتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهي عند احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجه والحاكم والطبرانی وابی یعلی الموصلی والبخاری وغيرهم من دواوین الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید واسندوها الی جماعة من الصحابة فانكارها مع ذلك مما لا ينبغي، (ص ۱۳۵)

مشہور فیلسوف مورخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنہیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلیٰ موصلی، امام ہزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسب ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن بسود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ام المؤمنین ام سلمہ، ام المؤمنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، خدیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجہ صدیقی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فن تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائق قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقعت عليه من احاديثه لاني رايت
الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ماترى هل احاديثه
قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمد على - مع انه
ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لاربابه :

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر)

» اگر کتاب کے دراز ہو جائے گا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج
کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام
مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر مہدیت سے
لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی
نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔ «

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف
صحیح وثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالات ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفاریؒ واجب
اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت و الجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور
ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر
علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی
خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پُر زور تردید کی ہے اور اصل
محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے
طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے
بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے
دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا
تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں :

انه قد جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدى الموعود فانكر بعض الفضلاء
الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحبت ان اجمع الاحاديث

الصحيحه في هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس
وتبليغ ما التي به النبي عليه السلام وان لا يفتر الناس بكلام بعض المصنفين
الذين لا امام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانهم وان كانوا
من المعتمدين في التاريخ وامثاله ولا اعتد ادلهم في علم الحديث الا
بعض مجالس عليہ میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی
صحیح سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے
قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض
ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ
ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں مہتمم و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا
اعتبار نہیں ہے۔“

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر
علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث
کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجیت کو مدلل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک
قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔



کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید سا ہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے غیر مطبوعہ مکتوبات کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوبات مدنیہ" بھی شریک اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلامؒ تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول یسعی علیہ السلام اور خروج رجال اور فتنہ یا جوج و ماجوج و دابة الارض و طلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظور فرمائیں گے جبکہ دنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے۔

مگر مگر میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسب عدد اصحاب بدر و اصحاب طلوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریا اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن و ضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابو داؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے مجھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے ناٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جانا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل

کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھرنہ مل سکا۔ اس مکتوب سے پہلے کسی سے سنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچنے لگی کہ اے کاش کہ طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ اب میرے پاس وہ نہیں رہا۔۔۔ اور رسالہ پھرنہ سکا، ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی پیچ و رجا اور اُمید ہی و نا اُمید کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس دو کلموں کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت کے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور نا اُمید ہی پر اُمید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائق صد احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتب سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ جن میں شریفین کے سفر میں ام سرکار مکتبہ رضوانہ حضرت لکھنؤ میں ممکن ہے کہ کبھی۔ گمشدہ رسالہ مل جائے، جو کہ مولانا موعود

کو حضرت شیخ قدس سترہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسبِ معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہلِ علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کمیں کوئی شراخِ ذمہ لگا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبہ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرتِ مخلوطات کی فرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سترہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سترہ دوبارہ معرضِ وجود میں آیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سترہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام ممدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کے نقل بھی لے لی تھی۔ مگر دستیابِ مخلوط میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ ہدایتِ قلبی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مہیضہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ممدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابنِ کلدون نے اپنے مقدمہ میں ممدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جوناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہلِ علم بھی ممدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متروک ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابنِ کلدون کے اٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں اور بلا ریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و حجت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامتِ کثر و بقیمتِ بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سترہ نے جن کتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اُسس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیث صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات وصلى الله على النبي الكريم وعلى جميع اصحابه وبارك وسلم۔

حبیب الرحمن قاسمی

خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ، فَيَقُولُ اَحْقَرُ طَلِبَةِ الْعُلُومِ الدِّيْنِيَّةِ بِيَلْدَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ اَلْفُ اَلْفِ صَلَاةٍ وَتَحِيَّةٍ، الرَّاجِي غُفُورَ رَبِّهِ الصَّمَدِ عَبْدُهُ الْمَدْعُوُّ بِحَسَنِ اَخِي غُفْرَانِهِ وَلِوَالِدِيهِ وَمَشَائِخِهِ الرَّؤُوفِ الْاَخِذُ، اِنَّهُ قَدْ جَرَى بَيْنَهُمْ اَنْدِيَّةَ الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُودِ فَانْكَرَ بَعْضُ الْفَضَلَاءِ الْكَامِلِيْنَ صِحَّةَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ فَاحْيَيْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِيْ هَذَا الْبَابِ وَاَتْرَكَ الْحِسَانَ وَالضَّعْفَ رِجَاءَ اِنْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيْغِ مَا اَتَى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاَنْ لَا يَغْتَرَّ النَّاسُ بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا اِمَامَ لَهُمْ يَعْلَمُ الْحَدِيْثِ كَابْنِ خَلْدُوْنَ (۱) وَغَيْرِهِ

حمد و صلوة کے بعد — تمام مخلوق لے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر، ہستی ران پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں، کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا اُمیدوار ہے جسے حسین احمد کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق و مہربان وحدہ لا شریک اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالس علمیہ میں مدعی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مدعی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے، میزان حدیثوں کی جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن محققین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں

(۱) قاضی القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأتسبیلی الحضرمی المالکی المتوفی ۸۰۸ھ ولد فی تونس سنة ۷۳۲ھ۔ مؤرخ و فیلسوف و رجل سنی درس المنطق و الفلسفة و الفقه و التاریخ فوجیه ابو عنان سلطان تونس و الی الکتابة ثم سافر الی الأندلس فانتد به ابن الأهمر صاحب غرناطة سفیرا الی ملک قشتالة ثم رحل الی مصر و درس فی الأزهر و تولى قضاء المالکیة ولم یتزی بزى القضاة محتظا بزى بلاده و عزل و اعيد و تولى ذجأة فی القاهرة کلن فصیح المنطق جمیل الصورة عقالا

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عِيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِي جَامِعِهِ (۱)

(۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَشِيِّ نَأْبِي نَاسُفِيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ غَاصِمِ بْنِ هَيْدَلَةَ عَنْ زُرِّ (۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي أَسْمُهُ إِسْمِي ، الخ . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۳)

امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں فرماتے ہیں۔
 ۱۰۰۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک محکم نہ ہوگی یہاں تک کہ عربوں پر ایک شخص حاکم ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق دیکھی ہوگا۔ (مختصر جامع ترمذی ص ۱۰۰)

(۱) محمد بن عیسیٰ بن سورت بن موسیٰ السلمی البوغی الترمذی ابو عیسیٰ توفی سنة ۳۷۹ ھ من لئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تعلم على البخاري وشاركه في بعض شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمى في آخر عمره وكان يضرب به المثل في الحفظ مات بـ ترمذ من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذی في الحديث مجلدان والشملل النبوية والتاريخ والعلل في الحديث (الاعلام ج ۲ ص ۳۲۲).

(۲) زر في المصنفی زر بكسر زای وشدة راه.

(۳) يواطى اى يوافق ويمثل.

(۴) الترمذی ج ۲ ص ۴۷.



(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِلُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. اه
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۱)

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحَسَنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقَشِيرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى. (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بِنِ مَيْمُونٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو روا رکھ دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مدنی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ۲۵ ص ۴۶)

ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں تم معظّمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت و شجاعت اور افرادی اور جمہادیوں کی طاقت سے تمہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (تک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (تک مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۱) لخصاً ولخرجه الامام لہودلاد فی سننہ وسکت عنہ والحافظ ابو بکر البیہقی فی باب ما جاء فی خروج المہدی ولہ مشاہد صحیح عن طر. عند لہی دلاد وعن لہی سعد الخدری عند ابن ماجہ والحاکم وأحمد.

(۲) قال الدارقطني في عتقة (شرح صحيح مسلم للامام النووي ج ۲ ص ۳۸۸).

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ (۱) وَلَا عُدَّةٌ وَلَا عِدَّةٌ يَبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ (۲) مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عِنْدَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ عَبَثٌ (۳) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ جَاءَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیندگی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؛ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی ہمدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام بیدا (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انھیں کس جرم میں دھنسا جاتے گا، آپ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۃ جنگ لے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزول عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

(۱) منعة بفتح الميم وكسر هاء اي ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(۲) البيداء كل ارض لمصاه لا شئ بها.

(۳) عبث فعل معناه اضطرب بجسمه وقول حرك لطفه كمن ياهد شيئا لو يدفعه.

الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ (۱) وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ
 مَهْلِكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نَبَاتِهِمْ . اه (۲)

(۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا إِنَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
 عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ
 يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجِئِي إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مَدْيٌ (۳) . قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ
 قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي
 آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يُعْجِنِي (۴) أَمَالٌ حَنِيئًا وَلَا يَمُدُّهُ عَدَا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَابْنِ الْعَلَاءِ
 أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا الْخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہم گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاد
 ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا
 قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے
 پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف
 سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری
 آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ ممدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے
 شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت
 کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں؟ تو ان
 دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

(۱) الْمُسْتَبْصِرُ فَهُوَ الْمُسْتَبِينِ لِأَنَّكَ قَلْبُكَ لَهُ عَمَدًا .

(۲) صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية لم مسلمة

(۳) مدي مكال في الشام ومصر بسع ۱۹ صاعا .

(۴) يحنئ حنئيا وحنئوا هو الحفن بالينين .

(۵) صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعد الخدری نحوه .

قُلْتُ وَلَا يُقْبَلُكَ أَنْكَ لَا مَجْدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ ذَكَرَ الْمُهَدَّبِيُّ أَنَّ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ الَّتِي سَيَاتِي ذَكَرَهَا تُصَرِّحُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الْعَائِدُ بِالْبَيْتِ إِنَّمَا هُوَ الْمُهَدَّبِيُّ وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الَّتِي يُحْسِي الْمَالُ حَتَّى هُوَ الْمُهَدَّبِيُّ وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ لَهُ نَوْعُ الْإِمَامِ بِالْحَدِيثِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ.

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانَ (١) بَيْنَ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُنَنِهِ.

(٥) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَبُو بَكْرٍ يَعْزِي ابْنَ عِيَّاشٍ حَ وَتَنَا مُسَدَّدًا يَعْزِي عَنْ سُفْيَانَ حَ وَتَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَاعِيْدُ اللَّهُ بِنُ مُوسَى أَنَا زَائِدَةُ حَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بِنُ مُوسَى عَنْ فِطْرِ الْمَعْنَى كُلَّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَمَّ يَتَّقُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمَ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمَهُ اسْمِي وَأَسْمُ أَبِيهِ بِاسْمِ أَبِي زَادٍ فِي حَدِيثٍ فَطَرِ

ترجمہ میں، اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کبھی آپس میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیان بن عیاش کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدری میں پہنچے گا تو دوسرا ایسا جنگجو اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

(١) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني أبو داود لم يم أهدل الحديث في زمقه أصله من مسجدين رحل رحلة كبيرة وتوفى بالبصرة سنة ٢٧٥هـ، له السنن في جزئين وهو أحد الكتب الستة جمع فيه ٤٨٠٠ حديثاً اقتبها من ٥٠٠٠٠٠ حديثاً وله المرسل الصغير في الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة في خزنة القرويين بحط تدلسي والبعث والشعر مخطوطة رسالة وتسمية الأخرى مخطوطة رسالة: الاعلام ج ٣ ص ١٢٢.

يَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلِئْتَ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبْ أَوْلَا
تَنْقِضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَأْبَى اسْمُهُ إِسْمِينُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
لَفِظُ عَمْرٍو وَ أَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ. (۱)

قُلْتُ مَذَارُ هَذِهِ السِّيَرَةِ عَلَى عَاصِمٍ بْنِ بَهْدَلَةَ الْمَعْرُوفِ بَابِ أَبِي النُّجُودِ أَخِي الْقَرَاءِ الشَّيْبَةَ
أَخْرَجَ لَهُ الْبَخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَجَمَهَا اللَّهُ تَعَالَى مَعْرُوفًا وَالزَّيْبَةَ، وَتَلَّهَ أَخْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ
وَأَبُو رَزَعَةَ وَأَمَارُؤُ فَهَوَابُنُ حَيْثُ النَّسَبِيُّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَةَ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ الصَّحَابِيُّ الْفَقِيهُ الْمَعْرُوفُ فَمَلِمَ بِمَا ذُكِرَ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِي
فِي مُسْتَدْرَكِهِ فَانصَبَهُ وَالْحَدِيثُ الْمَفْسُورُ بِذَلِكَ الطَّرِيقِ وَطُرُقِ حَدِيثِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كَلَّمَهَا
صَحِيحَةٌ أَنْ كُلَّ طَرَفِهِ صَحِيحَةٌ عَلَى مَا أَصْلَتْهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِالِاجْتِنَاحِ بِإِخْبَارِ عَاصِمٍ ابْنِ أَبِي
النُّجُودِ إِذْ هُوَ إِثْمَانُ مِنَ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ (۳)

(۶) حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ مِ يَتَّقِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمَ لَبِثْتَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمَلَأُ مَا عَدَلًا كَمَا مَلِئْتَ

صرف ایک دن باقی بچے کا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک
شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولد میرے نام اور ولد میرے کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو مدلل
انصاف سے بھر دے گا۔ یعنی پوری دنیا میں مدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی، جس طرح وہ
اس سے پہلے، ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرنے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

(۱) سنن ابی دلاؤد لؤل کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عاصم بن بہدلہ راجع تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۵ و خلاصہ التذہیب ص ۱۸۱ وزر بن

حبیب تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۷۷.

(۳) المستدرک کتاب الفتن والملاحم ج ۲ ص ۵۵۷ - ولعل صاحب عون المعبود سمکت عنہ ابو
دلاؤد والمنذری وابن القیم ولہ مشاہد صحیح من حدیث علی عند ابی دلاؤد ورواہ القرمذی کما مر
ولین ماجہ وأحمد من حدیث ابی سعید الخدری فا الحدیث صحیح بشواہدہ واللہ اعلم.

جَوْرًا الخ (۱).

أَقُولُ أَمَّا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَهُوَ عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَانَ النَّبَسِيِّ أَبُو الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ الْحَافِظُ أَحَدُ الْأَعْلَامِ أَخْرَجَ لَهُ الشُّيْخَانُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِينٍ ثِقَةٌ أَمِينٌ (۲) وَأَمَّا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ فَهُوَ عَمْرُو بْنُ حَمَادِ بْنِ الرَّهْبِيرِ النَّبِئِيُّ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ أَبُو نَعِيمٍ الْكُوفِيُّ الْمَلَابِئِيُّ الْأَحْوَلُ الْحَافِظُ الْعَالِمُ قَالَ أَحْمَدُ ثِقَةٌ يَقْضَانُ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ وَقَالَ الْقَسْرِيُّ أَجْمَعَ أَصْحَابُنَا عَلَى أَنَّ أَبَا نَعِيمٍ كَانَ غَايَةً فِي الْإِتْقَانِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَنُ، وَأَمَّا فَطْرٌ فَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْقُرَشِيِّ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو بَكْرٍ الْخَلَّاطُ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَالْأَزْبَعَةُ وَثِقَةٌ أَحْمَدُ وَأَبْنُ مَعِينٍ وَالْمَجْلِبِيُّ وَأَبْنُ سَعْدٍ. أَمَّا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ فَهُوَ أَبُو الطُّفَيْلِ فَهُوَ عَامِرِيُّ وَابْنَةُ الْكُتَيْبِيُّ اللَّيْثِيُّ أَحَدُ الصَّحَابَةِ وَأَخْرَجَهُمْ وَقَاتَنَا عَلَى الْبَاطِلِ وَأَخْرَجَ لَهُ السُّنَنُ وَالْحَافِظُ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ (۳) عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَمِي عِنْدَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نَفِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَهْدِيُّ مِنْ

دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو بگاڑے

انصاف سے سمجھ کر دے گا جس طرح وہ اس سے قبل، ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

۱۱، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کستی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا اور ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۸

(۱) سنن ہی دلاؤد ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عثمان بن ہی شیبہ روى عنه الجماعة سوى الترمذی وسوى النسائی فروى فی الیوم والليلة عن زکریا بن یحیی السجزی عنه ومسنود علی عن یسیر المرزوی عنه - تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۳۵ - الفضل بن لکین ولاد سنة ۱۳۰ھ ومات سنة ۲۱۸ھ روى عنه البخاری فاکثر راجع تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۴۳ وخلاصة تہذیب ص ۳۰۸ - فطر بن خلیفة القرشی المخزومی مولاهم ابو بکر الخياط کفری قال المعلی کفری ثقة حسن الحدیث وکان یوہ تشوع القیل وقل للنسائی . بس بس به وقال فی موضع اخر ثقة، حافظ، کس مات سنة ۱۵۳ھ روى له البخاری مقرونا وقال ابن سعد کان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وکان لا یدع احدا یکتب عنه وکان احمد بن حنبل یقول هو خشن مفرط (ای من الخشبية فرقة من الجهمية) قال الصاجی وکان یقدم علینا علی عثمان وقال السعدی زلف غیر ثقة وقال الدار قطنی فطر زلف ولم یحتج به البخاری وقال عدی له احادیث صالحة عند الکوفیین وهو متمسک وارجو له لا یس بس تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۷۰ وخلاصة تہذیب ص ۳۱۱.

عزرتي (۱) . من وُلِدَ فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسمعت أبا الملبيح ثني عليُّ به ثقيل
ويذكرُ منه صلاحاً (۲)

أقول أما أحمد بن (۳) إبراهيم فهو أبو علي أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصل نزيل بغداد
كتب عنه أحمد بن حنبل ويحكي بن معين وقال لأبأس به وقال صاحب تاريخ الموصل كان
ظاهر الصلاح والفضل وذكره ابن حبان في الثقات وقال إبراهيم بن الجنيد عن ابن معين ثقة
صدوق أخرج له أبو داود وابن ماجه في تفسيره وأما عبداً لله (۴) بن جعفر الرقي فهو أبو عبد الرحمن
عبد الله بن جعفر بن غيلان الأموي وثقه أبو حاتم أخرج له البيهقي وأما أبو الملبيح (۵) الحسن بن عمر
فهو ابن يحيى الفزاري أبو الملبيح الرقي قال أحمد ثقة ضابط الحديث صدوق أخرج له البخاري تعليقاً
وأبو داود والنسائي وابن ماجه قال أبو زرعة ثقة وقال أبو حاتم يكتب حديثه وذكره ابن حبان في
الثقات وقال الدار قطني ثقة وقال عثمان الدارمي عن ابن معين ثقة وأما زياد بن (۶) بيان فهو الرقي

(۳) القاسم بن أبي بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاي) المغزومي مولاهم وجده من فارس سلم
على يد السائب بن صفى وكان ثقة قليل الحديث ولعل ابن حبان لم يسمع التصدير من مجاهد أحد غير
القاسم وكل من يروي عن مجاهد التصدير فلما اخذه من كتاب القاسم وذكر البخاري في الاوسط بسنده
مات سنة ۱۱۵هـ تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۸ و خلاصة تهذيب ص ۳۱۱.

(۴) وفي مشكوة المصابيح ج ۳ ص ۴۷۰ من عزرتي من اولاد فاطمة.

(۱) عزرتي قال الخطابي العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبنى العمومة.

(۲) سنن أبي دؤاد اول كتاب المهدي ج ۲ ص ۵۸۸.

(۳) أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصل تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۸.

(۴) عبد الله بن جعفر بن غيلان أبو عبد الرحمن القرشي مولاهم قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين
ثقة وقال النسائي ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (۱۱۶) وتغير سنة
(۱۸)هـ ومات سنة ۲۲۰هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلاطه فاحشاً ربما خالف ووثقه
العجلي تهذيب التهذيب ج ۵ ص ۱۵۱.

(۵) أبو الملبح الحسن بن عمر الفزاري مولاهم أخرج له النسائي في اليوم والليلة - تهذيب التهذيب
ج ۲ ص ۲۶۷ و خلاصة التهذيب ص ۸۰.

(۶) زياد بن بيان الرقي صدوق علق من السلسلة من رواية أبي ولاد وابن ماجه تقريب التهذيب ص
۸۳ و خلاصة التهذيب ص ۱۲۷ وقال البخاري في سناده (أوزيلدين بيان) نظر وقال ابن هدي
والبخاري لما أُنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر أن زياد بن بيان
وهو في رفته لكن هذا الحديث لسنده جيد لأن زياد بن بيان صدوق علق وعلي بن نفيل لا جلس به
فليس لهما وجود علما بلان هناك أحاديث اخرى تشهد له.

العابد قال البخاری قال عبد الغفار ثنا أبو الملیح أنه سمع زیاد بن بیان وذكر فضله وقال النسائی ليس به بأس وذكره ابن جبان في الثقات وقال كان شيخا صالحا. وأما علي (۱) بن نفيل فهو ابن نفيل بن زراع النهدي أبو محمد الجزري الخرائي قال عبد الله بن جعفر الرقي سمعت أبا الملیح الرقي بن علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا وقال أبو حاتم لا بأس به وذكره ابن جبان في الثقات وذكره العقيلي في كتابه وقال لا يتابع على حديثه في المهدي ولا يعرف إلا به وفي المهدي حديث جيد من غير هذا الوجه وأما سعيد بن المسيب فهو إمام مشهور. فالحديث صحيح لا ضعف فيه وأما قول العقيلي أنه لا يتابع على حديثه في المهدي فلا يضر في صحة الحديث إذ لا يشترط في صحته وجود التابع - وتبين من قول العقيلي أن الأحاديث الصحيحة موجودة في المهدي -

الحديث (۸) حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ناعمزان القطان عن قتادة عن أبي نصره عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي بيني وأجل (۲) الجبهة أفتى (۳) الأتف يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ (۴) -

أقول أما سهل (۵) بن تمام بن بزيع فهو الطفاوي السعدي أبو عمرو الشصري قال أبو زرعة لم يكن يحداب ربما وهم في الشئ وقال أبو حاتم شيخ وذكره ابن جبان في الثقات وقال

(۸۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بچھ سے ہوگا یعنی میری نسل سے ہوگا۔ اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستون بلند ہوگی۔ نہیں کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ ہمدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکم رانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔) ایضا

(۱) علی بن نفیل - خلاصۃ التذہیب ص ۲۷۸ و تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۴۲ و التقریب ص ۱۸۶۔

(۲) اجلی الجبہ: الذی نحصر الشعر عن جبته۔

(۳) افتی الاکتف: الذی طول فی لثفه و رقلۃ فی لرتبه مع حذب فی وسطه۔

(۴) سنن ابی داؤد لول کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸ و المرحہ الحافظ ابو بکر البیہقی فی البعث و الفتنور۔

(۵) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوي: تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۲۱۷۔

يُخَطِّئِي أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عِمْرَانُ (۱) الْفَطَّانُ فَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْأَمْعِيُّ أَبُو الْعَوَامِ الْبَصْرِيُّ أَخَذَ الْعَلَمَاءُ وَأَتَى عَلَيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْفَطَّانِ وَوَثَّقَهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَقَالَ أَخَذَ أَرْجُو أَنْ يُكُونَ صَالِحَ الْحَدِيثِ قَالَ فِي التَّقْرِيبِ صَدُوقٌ بِهِمْ وَرَمَى بِهِ أَيْ الْخَوَارِجَ وَفِي تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كَانَ ابْنُ نَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْهُ وَكَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرَهُ يَحْيَى يَوْمًا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ وَمَا سَمِعْتُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ عَدِيٍّ هُوَ مِنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الْبَقَايَاتِ وَقَالَ الصَّاحِبِيُّ صَدُوقٌ وَثَّقَهُ عَفَّانُ وَقَالَ الْعُقَيْلِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ مَعِينٍ كَانَ يَرَى رَأَى الْخَوَارِجَ وَلَمْ يَكُنْ دَاعِيَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَدُوقٌ بِهِمْ وَقَالَ ابْنُ شَاهِينَ فِي الْبَقَايَاتِ كَانَ مِنْ أَحْصَى النَّاسِ بِقِتَادَةَ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ بَصْرِيُّ ثِقَةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَدُوقٌ الْخ -

فَهَذَا أَقْوَالُ الْأَثَمَةِ فِي تَعْدِيلِهِ وَقَدْ جَرَّحَهُ قَوْمٌ بِخَرَجِ مُبْتِهِمْ فَقَالَ الدُّورِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ مَرْءٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا الْقَوْلُ مِنْ ابْنِ مَعِينٍ لَا يَصْرُهُ فَإِنَّ الْجَرَّاحَ الْمُبْتِهِمْ لَا يَتَزَجُّعُ عَلَى التَّعْدِيلِ ، وَعَدَمُ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ لَا يَدُلُّ عَلَى تَجْرُوحِيَّتِهِ وَقَدْ نَقَلَ عَنْهُ حَسَنُ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ كَمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرْءٌ ضَعِيفٌ أَفْتَى فِي أَيَّامِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ بَفْتَوَى شَدِيدَةً فِيهَا سَفَكَ الدِّمَاءَ قَالَ وَقَدْ مَّ أَبُو دَاوُدَ أَبَاهُ لَالِ الرَّاسِي عَلَيْهِ تَقْدِينًا شَدِيدًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيفٌ الْخ وَهَذَا أَيْضًا جَرَّحًا مُبْتِهِمَا لَا يَتَقَدَّمُ عَلَى تَعْدِيلِهِ وَقَدْ تَقَلْنَا عَنْ أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا مَا قَالَهُ أَبُو الْمُنْهَالِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ كَانَ حُرُورِيًّا كَانَ يَرَى السَّيْفَ عَلَى أَهْلِ الْقَبِيلَةِ فَقَدْ انْتَفَذَهُ الْحَافِظُ الْمَسْقَلَابِيُّ رَجَمَهُ اللَّهُ حَيْثُ قَالَ قُلْتُ فِي قَوْلِهِ حُرُورِيًّا نَظَرَ وَاعْتَمَدَ شِبْهَهُ بِهِمْ قَدْ ذَكَرَ أَبُو يَنْمَلٍ فِي مُسْتَدْرَكِ الْقِصَّةِ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ فِي تَرْجُمَةِ قِتَادَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَقَطَهُ قَالَ يَزِيدُ كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَعْزِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ لَمَّا خَرَجَ يُطَلِّبُ الْخِلَافَةَ اسْتِيفَاءً عَنْ شَيْءٍ فَاقْتَنَاهُ بِفَتْنًا قُتِلَ بِهَارِجَانَ مَعَ إِبْرَاهِيمَ الْخ وَكَانَ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ خَرَجَا عَلَى الْمُتَّصِرِ فِي طَلْبِ الْخِلَافَةِ لِأَنَّ الْمُتَّصِرَ كَانَ فِي زَمَنِ أُمِيَّةٍ بَايَعَ عَمَدًا بِالْخِلَافَةِ فَلَمَّا زَالَتْ دَوْلَةُ بَنِي أُمِيَّةٍ وَوَلَّى الْمُتَّصِرُ الْخِلَافَةَ يُطَلِّبُ عَمَدًا فَمَرَّ قَالِحٌ فِي طَلْبِهِ فَظَهَرَ بِالْمَدِينَةِ وَبَايَعَهُ قَوْمٌ وَأَرْسَلَ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَمَلَكَهَا وَبَايَعَهُ قَوْمٌ فَقَدَّرَ أَنَّهَا قَتَلًا وَقَتْلَ مَعَهَا جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ وَلَيْسَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْحُرُورِيَّةِ فِي شَيْءٍ الْخ كَلَامُ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

(۱) عمران الفطان بن داود العمي البصري ابو العوام تهذيب التهذيب ج ۸ ص

۱۵ و ۱۶ و ۱۱۷ و تقریب التهذیب ص ۱۹۷ و خلاصه التذہیب ص ۲۹۵ .

وِخْلَاصَةُ الْكَلَامِ أَنَّ الْمُعَدِّلَيْنِ فِي شَأْنِ عِمْرَانَ أَكْثَرُ، ثَنَاءُهُمْ أَقْوَى وَأَمَّا الْجَارِحُونَ فَأَقْلُ
وَجَرَحُهُمْ غَيْرُ مُعْتَدِبِهِ وَمِنْ هَهُنَا نَرَى الْحَافِظَ ابْنَ حَجْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَقْرِيبِهِ لَمْ يَذْهَبْ إِلَى جَرَحِهِ
بَلْ اخْتَارَ تَعْدِيلَهُ وَتَوْثِيقَهُ حَيْثُ قَالَ صَدُوقٌ بِهِمْ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ بِرَوَايَاتٍ وَقَعَ فِيهَا ذِكْرُ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ وَاسْتَدَّ
لِأَنَّ الذَّهَبِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يُسَلِّمْ تَصْحِيحَ الْحَاكِمِ بِرَوَايَاتٍ وَقَعَ فِيهَا ذِكْرُ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ وَاسْتَدَّ
بِجَرَحِ بَعْضِ الْأَثَمَةِ فِيهِ حَيْثُ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ جَرَحَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ مَعَ أَنَّهُ، لَمْ يُوَازِنْ
بَيْنَ جَرَحِهِ وَتَعْدِيلِهِ حَتَّى يُسَبِّرَ الرَّاجِحَ حَسَبَ الْقَوَاعِدِ الْأَصُولِيَّةِ وَقَدْ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا
وَالْأَثَمَةُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

وَأَمَّا قِتَادَةُ (١) فَهِيَ ابْنُ دَعَامَةَ السُّدُوسِيُّ أَخَذَ الْأَثَمَةَ الْمَعْرُوفِينَ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ -

وَأَمَّا أَبُو نُضْرَةَ (٢) فَهُوَ الْمَسْدِيُّ بْنُ قِطْعَةَ الْعَبْدِيُّ الْمُؤَوَّبِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَمُسَلَّمٌ
وَالْأَثَمَةُ وَثَقَّةُ ابْنِ مَعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَحَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ لِأَغْيَارِ
عَلَيْهِ -

- (١) قِتَادَةُ بْنُ دَعَامَةَ: تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ٨ ص ٣١٥ وَتَقْرِيبُ التَّهْذِيبِ ص ٢٠٨ وَفِي خِلَاصَةِ التَّهْذِيبِ
ص ٣١٥ أَحَدُ الْأَكْمَةِ الْأَعْلَامِ حَافِظُ مَسَلَسٍ وَكَانَ يَحْتَجُّ بِهِ لِأَرْبَابِ الصِّحَاحِ.
- (٢) أَبُو نُضْرَةَ الْمَسْدِيُّ بْنُ قِطْعَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ قِطْعَةَ بْنِ بَعْضِ كَلْبٍ وَفَتَحَ الْمَهْمَلَةَ الْعَبْدِيُّ الْعَوَّلِيُّ بِفَتْحِ الْمَهْمَلَةِ وَالرَّوْلِيُّ ثُمَّ
كَلْبُ الْبَصْرِيِّ لَقَبُهُ مِنَ الثَّلَاثَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعِ مِائَةٍ - تَقْرِيبُ التَّهْذِيبِ ص ٢٥٤ وَفِي تَهْذِيبِ
الْكَمَلِ الْعَوَّلِيُّ بَطْنٌ مِنْ عِبْدِ الْقَيْسِ حَاشِيَةُ تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ ج ١ ص ٢٦٨ - وَفِي خِلَاصَةِ التَّهْذِيبِ ص
٣٨٧ كَلِمَةٌ بِكسْرِ الْقَافِ وَسُكُونِ الْمَهْمَلَةِ - قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عَنِ ابْنِ نُضْرَةَ وَعَطِيَّةٌ فَقَالَ أَبُو
نُضْرَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ ثَقَّةٌ كَثِيرُ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يَحْتَجُّ بِهِ وَابُورْدَةُ الْعَوَّلِيُّ فِي الضَّمْفَاءِ
وَلَمْ يَنْكَرْ لِقَابَهُ لِأَحَدٍ - تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١٠ ص ٢٦٨ وَ ٢٦٩،



(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَسَبُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبِ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهِ فَيَبَايَعُونَهُ بَيْنَ الرَّحْنِ وَالْمَقَامِ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَاذَارُ أَيُّ النَّاسِ ذَلِكَ أَنَاهُ أَبْدَالُ (۱) الشَّامِ وَعَصَائِبُ (۲) أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبَايَعُونَهُ ثُمَّ يَنْشُورُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالَهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَغْنَا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ كَلْبٌ وَالْحَنِيئَةُ لَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبِ

۱۰-۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (بیٹہ) مدنی اس خیال سے کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں، مدینہ سے کچھ چلے جائیں گے۔ کہنے کے پھر لوگ (جو انہیں بحیثیت مدنی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کو لیں گے (جب ان کی خلافت کو خیر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیدار و چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھسا دیا جائے گا (اس عبرت خیر ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

(۱) الأبدال: قوم من الصالحين لا تفلو الدنيا منهم، إذا مات واحد منهم لبذل الله تعالى مكفه بأخر والواحد بدل: مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱ - وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح أبو خدة في تطبقه على "المنزل المنيف" ص ۱۲۷ وقد نظمت مسألة الأبدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فاطلوا الكلام فيها ولقد ردها بعضهم بالتأليف كما ترى السخاوي في المقاصد الحسنة قد اطل فيها ص ۸ - ۱۰ وقردها بجزء سماه تظام الأبدال وكذلك معاصره السيوطي اطل فيها في اللكني المصنوعة ۲/۲۳۲-۲۳۳ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تأليف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتكفيه هو الخبر لدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتبه الحاروي للفتاوى، وساق ابن القوم هذا الخبر ص ۱۴۱ وصححه بينما هو في ص ۱۳۶ قد عد احاديث الأبدال كلها من الاحاديث الباطلة وهذا التعميم خطأ والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقد صحح هو حديث منها (حاشية عبدالرؤف ص ۱۲۹) .

فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَلْقَى الْإِسْلَامَ بِحِرَّانِهِ
إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ
بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَبُو الْعَوَّامِ نَا قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ مَعَاذِ أُمَّ الْخ (۱)

أَقُولُ هَذَا الْحَدِيثَ بِالطَّرِيقِ الثَّلَاثَةِ فِي غَايَةِ مَن الْقُوَّةِ وَالصَّحَّةِ فَإِنَّ مُحَمَّدَ (۲) بَيْنَ الْمُثَنَّى
مُوالِغَزِي أَبُو مُوسَى الرَّبِيعِيُّ الْبَصْرِيُّ الْخَافِظُ أَخْرَجَ لَهُ السَّنَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حُجَّةً - وَأَمَّا مَعَاذُ بْنُ
هِشَامٍ فَهُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيلُ الْيَمِينِ أَخْرَجَ لَهُ السَّنَةَ. وَأَمَّا أَبُوهُ فَهُوَ هِشَامُ (۳) بَيْنَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ

خلافت کو کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں
ہو گی خلیفہ مہدی اور ان کے احوان و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس علاقہ اور
لشکر پر غالب ہوں گے می (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل
شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو اس فتح و کامرانی کے بعد خلیفہ مہدی خوب داد و دوش کریں گے
اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم
ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت مہدی
دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان
ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) المصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من الضرة الى الأربعين لا واحد لها من لفظها
وقيل لريد جماعة من الفزاه سماهم المصائب (النهضة) جرن : باطن العنق ومضاه قر للرداء ولستقم
كما في البحر اذا برك واستراح مد عنقه على الأرض.

(۱) سنن ابی دلاؤد کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنی بن عبید بن قیس العنزى بفتح العين والنون خلاصة التذويب ص ۵۷.

بن سنبر الدستوائی ابو بکر بن البصری اخرج له السنة واما قاتاده فهو ابن دعامه السدوسي ابو الخطاب البصری اللاكمه اخذ الثبته الاغلام اخرج له السنة -

واما صالح (۱) ابو الخليل فهو ابن مريم الضبي ابو الخليل البصری اخرج له السنة واما صاحبه فهو عبد الله بن الحارث بن نوفل وقد صرح به في الرواية احدى عشر ونص عليه في كتب الرجال وهذا عبد الله (۲) بن الحارث من اولاد الصحابة حنكة النبي صلى الله عليه وسلم اخرج له السنة وثقه ابن معين وغيره فالحديث على شرط الشيخين والاربعة في غابة من الجوزة والصحة وهكذا الطريقان اللذان بغده والله اعلم -

ضروری وضاحت "ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اُس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصدِ حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے "اللائلی المصنوعہ" میں بسوٹ بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحلوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بے اہل ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

(۳) معاذ بن ہشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معین صدوق لیس بحجة وقال ابن عدی له حدیث کثیر ربما بخلط ورجو له صدوق خلاصة التذهیب ص ۳۸۰ ولی تقریب التذهیب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التلمذة مات سنة مائین.

(۴) ہشام بن ابی عبد اللہ بن سنبر الدستوائی لہ بکر البصری کان یبوع الثياب التي تجلب من مستواء فنسب لہوا قال علی بن الحد سمعت شعبة يقول کان ہشام احفظ منی واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائی احفظ من ابی ہلال - تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخلیل ابن ابی مریم الضبی مولام وثقه ابن معین والنسائی، تقریب التہذیب ص ۱۱۲ و خلاصة التذهیب ص ۱۶۱.

(۲) عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم المہتمی ابو محمد المذنی لقبہ بنہ قال ابن معین و ابو زرعة والنسائی ثقه وقال ابن عبد البر فی الاستیعاب اجمعوا علی انه ثقه وقال ابن حبان هو من فقہاء اهل المدينة - تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(۱۲) قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ حَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ نَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ لَيْسَ بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْبَهُهُ (۱) فِي الْخَلْقِ وَلَا يَشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَاءِ الْأَرْضِ عَدْلًا نَحْ (۲)

أَقُولُ أَمَّا هَارُونَ (۳) بِنُ الْمُغِيرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِيُّ أَبُو حَمْرَةَ الرَّازِيُّ قَالَ جَرِيرٌ لَا أَعْلَمُ لَهُدِ الْبَلْدَةَ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْهُ وَقَالَ النَّسَائِيُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ صَدُوقٌ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ هُوَ فِي الشَّيْعَةِ وَذَكَرَ ابْنُ جِبَانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ رَبُّيَا أَخْطَأُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ شَيْخٌ صَدُوقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِيُّ فِيهِ نَظَرٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَأَمَّا عَمْرُو بْنُ (۴) أَبِي قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِيُّ الْأَزْرُقِيُّ الْكُوفِيُّ نَزَلَ الرَّيُّ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِيِّ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمُخَرَّمِيُّ دَخَلَ الرَّازِيُونَ عَلَى الثَّوْرِيِّ فَسَأَلُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدَكُمْ الْأَزْرُقِيُّ يَعْنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ خَطَأٌ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ لِأَبِاسٍ بِهِ وَذَكَرَ ابْنُ جِبَانَ فِي الثَّقَاتِ -

(۱۲) ابواسحاق السبعمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برزخوار حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیف و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسن کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

”يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق“ کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

تنبیہ

- (۱) ای شبہ فی السیرة ولا شبہ فی الصورة.
 (۲) سنن ابی دؤاد کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذری هذا حدیث منقطع لان اباس اسحاق السبعمی فی منہ رأی طہار روية - مختصر سنن ابی دؤاد ۱۶۲/۶ تطلق عند الدرر ۸۲.
 (۳) ہارون بن المغیرة بن حکیم الجلی الرازی، تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۱۲.
 (۴) عمرو بن ابی قیس الرازی الأزرق، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۸۲.

وقال ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة لاباس به كان يهتم في الحديث قليلا وقال ابو بكر بن البرار في السنن مستنقح الحديث اخرج له البخاري تعنيقا والاربعة - واما شعيب بن خالد (۱) فهو البجلي الرازي كان قاضيا الجوس والذهابين وعنسة بن سعيد قاضي المسلمين وقال ابن عيينة حفظ من الزهري ومالك شابا وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري عن ابن معين ليس به بأس وقال العجلي رازي ثقة اخرج له ابو داود - واما ابو اسحق فالظاهر انه الشيبني (۲) المعروف بالمذلة والعلم احدائمة الاغلام اخرج له السنة وان لم يكن هو فاما ان يكون الشيباني او المذني وكلاهما من الثقات المعتبرين اخرج لها السنة واما غير هؤلاء فليستوا من هذه الطبقة ولم يخرج ابو داود حديثهم والله اعلم والحاصل ان الحديث صحيح جيد اسناده ان ثبت لفاء ابي داود بهارون والا فلحديث معلق يصح الاحتجاج به على رأي من يرى الارسال حجة -

وقال الامام الحافظ الحجة ابو عبد الله الحاكم في مستدرجه رحمه الله تعالى

ذَكَرَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى بِإِسْنَادِهِ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

(۱۳)

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرَّحْمَنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَةِ أَهْلِ

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں يشبهہ کی ضمیر مفعول کی بی علیہ السلام کی جانب راجع کیساتے ، یکسی میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مدنی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

و۳۰۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا۔ میری امت سے کے ایک شخص (مدنی) سے کہیں ہجر اسود اور منقاہ ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل یعنی ۳۱۳ افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے اہل آیتیں گے؛ بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر، اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (کہ مدینہ کے درمیان) بیدار میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعوب بن خالد البجلي الرازي، تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۲۰۸.

(۲) هو السبيعي كما جزم به المنذري في مختصر سنن ابي داود هو اسحاق السبيعي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن ابي شعيرة روى عن علي بن ابي طالب والمنيرة بن شعبة وقد رأهما وقول لم يسمع منهما تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۵۶.

بذر فَيَأْتِيهِ غَضَبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسَفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ قُرَيْشٍ أَخُوَالَهُ كَلَبٌ فَيَهْرُمُهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّ الْخَنَابِثَ يَوْمَئِذٍ مِنْ خَابٍ مِنْ غَنِيمَةِ كَلَبٍ (۱)

(۱۴) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَحْرُومُ مِنْ حَرَمِ غَنِيمَةِ كَلَبٍ وَلَوْ عَقَالًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُبَاعُنَّ نِسَاءَهُمْ عَلَى ذَرْجِ دِمَشْقٍ حَتَّى تُرْذَأَ الْمَرَأَةُ مِنْ كَسْرِ يُوْجَدُ لِسَاقِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ (۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی نمال کلب میں ہوگی۔ درمراہ سفیانی، چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۳۱۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لائڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ ران میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی ج ۱ ص ۴۱۱ وفی سندہ ابو العوام عمرو بن القطن قال لہی ضغفہ غیر واحد وکان خارجیا وقل للہبئیس فی الصحیح طرف منہ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط باختصار وفیہ عمرو بن القطن وبقیہ ابن حبان وضغفہ جماعة وبقیہ رحلہ رجلہ

(۱۵) وَبِإِسْنَادِهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبَدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهَا عَلَى أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعُودُ عَائِدٌ بِالْحَرَمِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَذَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَعَثَ بَعَثٌ يُخْرِجُ كَارَهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ عَلَى نَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ عَائِدٌ بِالنَّيْتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَأَفَقَهُ الدُّهَيْبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ

(۱۵) عبید اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں سے ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبد الملک بن مروان بن الحکم نے عبد اللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزین ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حمد کے لیے چلے گا اور جب مقام بیدار میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر وہ کس جہم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن ان کی رحمت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۴ ص ۴۳۹)

الصحيح (مجمع الزوائد باب ماجاء في المهدي) وعمران الفطن ايضا ثقة بن شاه انه تعالى كما حقه الشيوخ في رواية رقم ۹ مع هذا له مشاهد قوية.

(۲) المشكوك مع التلخيص ج ۴ ص ۱۳۱ - ۱۳۲ وقال الذهبي في تلخيصه صحيح.

(۱) المشكوك مع التلخيص ج ۴ ص ۱۲۹.

مَنْ أَهْلَ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا
كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۷) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيزَةَ يُحَدِّثُ أَبَاقَاتِدَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرَّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ
يُسْتَجَلَ هَذَا النَّيْتِ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْتَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِبْنِي الْحَبْشَةَ
فَتُخْرَبُ خَرَابًا لَا يَعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کے
روز و شب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولایت
میرے نام اور ولایت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو مدلل و انصاف سے
بھروسے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۲۲)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک شخص (مدنی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور
بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی صفیر
ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کتبہ اللہ کو بالکل ویان کر دے گی۔ اس ویرانی کے
بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا (د فون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۵۶)

(۱) للمستكره مع التلخيص ج ۱ ص ۱۱۲ قال الامام الحاكم وانه لولسى من هذا الحديث (الذى مر
نكره) نكره في هذا الموضوع حديث الثوري وشعبة وزائدة وغيرهم من ائمة المسلمين عن
عاصم بن بهنلة عن زر بن حبيش عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال لا تذهب الایہم والبلالی الخ وقال الذهبی عقبه صحیح.

(۲) ج ۱ ص ۱۵۶-۱۵۳ فی سندہ ابن کتب عن سعید بن سمعان وقال الذهبی بعد الموافقة ما
خرج ابن سمعان شیئا وروی عنه ابن لہی ، وقد تكلم فیہ ، وسعد بن سمعان قال فیہ النسائی ثقة
ونكره ابن حبان فی الثقات وقال البرقلی قدوة لعلی ثقة وقال الحاكم تہمی معروف وقال الازدی
ضعف لخرج له البخاری فی جزءه القوم من خلف الإسلام واہر دلاؤد والترمذی والنسائی تہذیبہ

(۱۸) و باسناده عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال یُوشکُ اهلُ العراق لا یجئنی الیہم درحمہ رلاقبیر (۱) قالوا لہ ذلک یا ابا عبد اللہ قال من قبل العجم ینمئون ذلک ثم سکت ہنیۃ ثم قال یوشک اهل الشام لا یجئنی الیہم دینار ولا مدی قالوا لہ ذلک قال من قبل الروم ینمئون ذلک ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی امتی خلیفۃ یحیی المال خشیاً لا یعدہ غداً ثم قال والذی نفسی بیدہ لیعودن الامر کما بدأ لیعودن کل ایمان الی المدینۃ کما بدأ بها حتی یكون کل ایمان بالمدینۃ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینخرج رجل من المدینۃ رغبتہ عنہا الا ابد لها خیراً منه ولیسمنن ناس برخص اسعار وریف (۲) فیتبعونہ والمدینۃ خیر لهم لو

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور نعلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا مجھیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاؤ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ ہمدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان دینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتدا۔ مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو دیاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ لاف لگے، ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاشش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک ج ۳ ص ۳۵۶)

الکتب ج ۱ ص ۴۰ وقال الحافظ فی باب من مطبوعہ بیروت ۱۴۰۸ھ نقۃ لم یصب

الزیدی فی تصنیفہ من الثلثۃ ونکرہ لہا فی فتح الباری ج ۳ ص ۴۶۱ مستشہدا بہ.

(۱) القفیز مکمل معروف لاهل العراق خمس کملجات (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۲ ص ۳۸۸).

(۲) الریف کل أرض فہا زرع ونخل.

السِّيَاقَةِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۹)

وَبِاسْتِنَادِهِ عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْتَبِلُ عِنْدَكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةَ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّيَابَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلَهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَا يِعْوُهُ وَلَوْ حَبُوا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُهَدِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر میں یہ خزانہ ان میں سے کسی کے طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کس قوم نے اس قدر شدید جنگ دکھی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں، کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیاہی فرمائی جس کو یہ سمجھ سکے، ابن ماجہ کی روایت میں اس جگہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم یجئ خلیفۃ اللہ المہدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے بھف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستند ج ۴ ص ۶۳)

حافظ ابن حجر مقرر فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل ضروری وضاحت کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ "یوشک الفرات ان یحسر عن کوزن الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (عشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(۱) ج ۱ ص ۵۶ رسکت عنہ الذہبی.

(۲) ج ۱ ص ۱۶۳-۱۶۱

(۲۰) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِي عُمُقٍ دِمَشْقٍ وَعَامَّةٌ مِّنْ يَتَّبِعُهُ مِّنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَفْرِبُطُونَ النَّسَاءَ وَيَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يَمْنَعُ ذَنْبٌ تَلْعَةً وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَمِ فَيَتَلَعُ السُّفْيَانِيُّ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِّنْ جُنْدِهِ يَهْزِمُهُمْ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بَيْنَهُمَا مِنَ الْأَرْضِ خُسْفٌ بِهِمْ فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمَخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۲۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هِيَ هَاتِ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔ جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظور حرم میں ہوگا (مراد علیؑ ہی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چلیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مجر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مسندک، ص ۴۷، ص ۵۲)

۲۱ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے ہمدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے برتا

(۱) ذنب تلعة - بريد كثرته وله لا يخلوا منه موضع - والتلاع هي مسقل لمام من علو الى

سقل جمع تلعة (مجمع البحار ج ۱ ص ۱۱۴)

(۲) ج ۴ ص ۵۲۰

سُبْحًا فَقَالَ ذَلِكَ يُخْرَجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللَّهُ اللَّهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قُرْعَ (۱) كَقُرْعِ السَّحَابِ يُؤَلَّفُ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ بَدْرٍ لَمْ يَسْبِقَهُمُ الْاَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْآخِرُونَ وَعَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ طَالُوتُ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ اتْرِيدُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ يُخْرَجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْخَشْبَتَيْنِ قُلْتُ لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا أَدِينُهُمَا (۲) حَتَّى أَمُوتَ فَمَاتَ بِهَا يَغْنَى بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

ٹلف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا، ظہور مہدی کے وقت اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یکجا نگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و طبیط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی رخصتِ جزوی (فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوتی ہے یہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالت کے ہمراہ نہر اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات تک معتکف ہی میں ہوتی۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۱) القرع: قطع السحاب المتفرقة (مجمع البحار ج ۳ ص ۱۱۲)

(۲) لا ادینہما ای لا اذینہما

(۳) المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۵۵۴

(۲۲) وبأسناده عن ابن سَعِيدٍ الخُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوعًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجُورًا وَعَدْوَانًا ثُمَّ يُخْرَجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُ مَا قَسَطًا وَعَدْلًا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافِقُهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۲۳) وبأسناده عن ابن سَعِيدٍ الخُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا الْمُهَدِيُّ سَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ اسْمُ الْأَنْفِ (۲) أَقْنَى أَجْلَى يَمْلَأُ الْأَرْضَ قَسَطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْنَتْ جُورًا وَظُلْمًا يَعْيشُ هَكَذَا وَيَسْطُ يَسَارَهُ وَإِضْبَعِينَ مِنْ يَمِينِهِ الْمُسْبَحَةَ وَالْأَنْهَامَ وَعَقْدَ ثَلَاثَةَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهِ عَمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِيفٌ وَلَمْ يُخْرَجْ لَهُ مُسْلِمٌ (۳)

قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِعُ فِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيفٍ وَمَادَّخُوهُ أَكْثَرَ وَجَارْحُوهُ قَلِيلُونَ مَعَ كَوْنِ جَرْحِهِمْ غَيْرِ مُسْلِمٍ وَبَيْنَهُمَا وَأَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاللَّهُ اعْلَمُ -

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جلتے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ وہ خلافت کے بعد سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۷)

۲۴ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا اور اس میں فرمایا کہ وہ حاضر (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷، وخرجه الامام احمد في مسند في مسند الخدري بسند صحيح رجاله ثقات.

(۲) لثم الألف لرتفاع قصة الألف ولسنواها أعلاها وشراف الأرنبة قليلاً (مجمع البحار ج ۲ ص ۲۱۳)

(۳) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷.

(۲۴) وَعِنْدَهُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الرَّقْمِيِّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نَفِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ -

سکتا ہے ابو عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ تعالیٰ مع تحریجہ فی المستدرک وکذا لک سکتا ہے الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ مع تحریجہ فی تلخیص المستدرک وقد مرّنا بیان رجال السند تفصیلاً فی روایات ابن داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ ان الروایة صحیحہ (۱) واللہ اعلم -

(۲۵) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا يُخْرِجُ فِي

آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتًا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا (۲) وَتَكْثُرُ الْمَأْشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حَبَجًا - وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

(۲۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَلُّوا الْأَرْضَ جُورًا وَظَلَمًا فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ عَتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسانے گا اور زمین اپنی پیادہ اور باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال و کساں طوع پر دے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں ہمیشہ کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی وہ خلافت کے بعد سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ ایضاً)

(۱) بصاح: ص ۵۵۷۔

(۲) ويعطي المال صحاحا اي يعطي اعطاء صحاحا وسويا

(۳) بصاح: ص ۵۵۸۔

تَسْمَا فِيمَلَأُ الْأَرْضَ غَدَلًا وَقَسَطًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا (۱)۔ قال أبو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يُخرجاه وأخرجه الذهبي رحمه الله في تلخيصه ثم سكت عليه (۲)۔

قال الإمام الحافظ أبو العباس العلامة نور الدين الهيثمي رحمه الله تعالى في مجمع الزوائد (۳)

(۲۷) عن ابن سعيدين الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال أبو بكر محمد بن المهدي يبعث في أمتي على اختلاف من الناس وزلزال فيملا الأرض قسطًا وعدلاً كما ملئت جورًا وظلمًا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض يقسم المال صحاحًا قال له رجل ما صحاحا؟ قال بالسوية بين الناس ويملا الله قلوب أمة محمد صلى الله عليه

۴۶۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دورِ خلافت میں میری امت کے لوگوں کو استغناء دے دے نیازی سے بھر دے گا۔ اور بغیر امتیاز و ترجیح کے اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

(۱) بیضا ج ۱ ص ۵۵۸۔

(۲) وسکت عنه الذہبی مکتفیا بکلامه علی الحدیث الذی اخرجہ الحاکم من طریق آخر قبل

هذا الموضوع بصفحة في ج ۱ ص ۵۵۷ ونقله الشيخ لبضا تحت رقم ۲۲ والله اعلم۔

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين بن علي بن ابي بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمي المصري القاهري ولد سنة ۷۳۵هـ وتوفي سنة ۸۰۷هـ له كتب وتراجم في الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع في عشرة اجزاء قال الكتفي وهو من نفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولا صنف نظيره في هذا الباب وللسيوطي بغية الرائد في الذيل على مجمع الزوائد، لكنه لم يبن وترتيب التقات لابن حبان، (مخطوطة) وتقريب البغية في ترتيب احاديث الحلبة (مخطوطة)

وَسَلَّمَ غِنًى وَ يَسْمَعُهُمْ عَذْلَهُ حَتَّى يَأْمُرُ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُولُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ: أَنَا فَيَقُولُ لَهُ! إِنَّتِ السَّدَانُ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمُهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَهُ أَحْبُ فَيَحْتَجِي حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَانْتَزَرَهُ نَدِمَ فَيَقُولُ كُنْتُ أَجْتَمِعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَوْ عَجَزَ عَنِّي مَا وَسِعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَنَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سَبْتِينَ أَوْ ثَمَانِ سَبْتِينَ أَوْ ثِسْعَ سَبْتِينَ ثُمَّ لَأَخِيرَ فِي الْغَيْشِ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَأَخِيرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ

قُلْتُ زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَزَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيدِهِ وَابُو يَعْنَى بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ

وَرِجَالُهَا ثَقَاتٌ (۱)

جاتے اس اعلان پر، مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لاتے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور اپنے دل میں کہے گا کیا، اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لاپہی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دو سروں کے واسطے کافی دوانی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی ٹھوٹی نہیں ہوگی۔

→ مجمع البحرين فی زوائد المعجمین والمفرد الطبی فی زوائد لیس یعلی الموصلی (مخطوطہ) و زوائد ابن ماجہ علی الکتب الخمسة (مخطوطہ) و موارد الظمان فی زوائد ابن حبان وغایة المقصد فی زوائد احمد، والبحر الزخار فی زوائد مسند البزار، والبدیع المنیر فی زوائد المعجم الكبير، وبغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزرکلی ج ۴ ص ۲۶۶ و الرسالة المستنرفة للکفانی ص ۱۴۰-۱۴۱.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهِ فَيُبَايِعُوهُ بَيْنَ الرَّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَنْجِهُهُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ حَسِبَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ عَصَابُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُورُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْرُمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمٌ كَلَبُ الْخَائِبِ مِنْ خَابٍ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُونَ بِذَلِكَ سِتْعَ سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان زبردستی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (اس کی بیعتِ مغلط کی خبر سن کر ایک لشکرِ مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقامِ بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) مکے کا جس کی نینال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکرِ خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

(۱) ایضاً ج ۷ ص ۲۱۵ و مکان ابن القوم فی المنار المنیف ص ۱۴۴ وقال رواہ الإمام احمد باللفظین و رواہ ابو دلاؤد من وجہ آخر عن قتادة عن نبي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة نحوه (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواہ ابو بطلی الموصلى فی مسنده من حديث قتادة عن صالح بن الخليل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان يقال فيه صحيح.

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَدَّبِيَّ قَالَ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحْ وَالْأَثْنَانُ وَالْأَفْتِسَحُ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قَسْطًا كَمَا
مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالَهُ ثِقَاتٌ وَفِي بَعْضِهِمْ بَعْضٌ ضَعِيفٌ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ

فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْمَالَ فِي النَّاسِ حَتَّى لَا يَعُدَّهُ عَدَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُوذَنَّ
رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالَهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي

أُمَّتِي الْمُهَدَّبِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحْ وَالْأَثْنَانُ وَالْأَفْتِسَحُ تَنْتَعِمُ أُمَّتِي فِيهَا نِعْمَةً لَمْ يَنْتَعِمُوا مِثْلَهَا

پورے طور پر دنیا میں مہم ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے،

یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات نہیں گے لوگوں میں فارغ البال اور چین و سکون رہے گا۔ مجمع الزوائد ص ۳۱۵

۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا اگر ان کی امت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو

عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ مجمع الزوائد ص ۳۱۶

۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت

میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا

دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت

میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے

فروغ حاصل کر لے گا)۔ مجمع الزوائد ج، ص ۳۱۷

۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں

ایک مہدی ہوگا اس کی مدت خلافت اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس

کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت)

(۱) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷۔

(۲) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷۔

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِذْرَارًا وَلَا يَذْخُرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ الثَّبَاتِ وَالْمَالِ كَتُوسٍ يَقُومُ
الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مُهْدِيْ اَعْطِنِيْ فَيَقُولُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَجَالَهُ ثَقَاتٌ (۱)

قَالَ الْأَمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكِّيْنٍ (۳) وَ أَبُو دَاوُدَ (۴) عَنْ يَاسِيْنَ (۵) الْعِجْلِيِّ عَنْ

إِبْرَاهِيْمَ (۶) بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهْدِيُّ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ يُصَلِّحُهُ
اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ (۷)

(۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ (۸) عَنْ يَاسِيْنَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ (۹)

موسلاہدار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو آگاہے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا
تو مہدی کہیں گے اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)
۳۳۲- حضرت علی رضی سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے
اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صلح بنا دے گا یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے
ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۱) لمضاج ۷ ص ۳۱۷

(۲) الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الحبسی مولام الکوفی ولد سنة ۱۵۹ وتوفى
سنة ۲۳۵، حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين
بالاسناد وفتاوى التابعين وقول الصحابة مرتباً على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من
مصنف عبد الرزاق بن همام رتبة (الاعلام للزرکلی ج ۱ ص ۱۷ و ۱۱۸) والمستطرفة للكنزى ص ۳۶).

(۳) الفضل بن ذکین وهو لقب واسمه عمرو بن حمدان زهير بن درهم التميمي مولى آل طلحة
ابو نعم الملقبى الكوفى الاحول روى عنه البخارى فاكثر قال احمد ابو نعم صدوق ثقة موضع للحجة
فى الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مأموناً كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۴۳-
۲۴۸).

(۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو دلداد الحضرمى الكوفى وحضر موضع بالكوفة قبل ابن محزون
ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلاً صالحاً وقال الأجرى عن ابى دلداد كان جليلاً جداً وقال ابن سعد
كان ناسكاً زاهداً له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۳۹۷-۳۹۸.

أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَا دَاوُدَ أَحْبَبَ الْخِضْرِيَّ الْكُوفِيَّ وَوَكَيْبًا مِنَ الْأَيْمَةِ الْمَعْرُوفِينَ
 أَخْرَجَ هُمُ السِّيَئَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْخِضْرِيَّ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسْلِمًا رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْأَزْبَعَةَ وَأَمَّا يَاسِينَ فَهَوَائِنُ
 شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
 عَنْ ابْنِ مَعِينٍ صَالِحٌ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَلَا أَعْلَمُ حَدِيثًا خَيْرَ هَذَا وَقَالَ
 يَحْيَى بْنُ يَمَانَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِينَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِهِ
 وَوَقَعَ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِينَ غَيْرَ مَنْسُوبٍ فَظَنَّهُ بَعْضُ الْحَفَاطِ الْمُنَافِرِينَ يَاسِينَ مِنْ مُعَاوِدِ
 الرِّيَّاتِ فَضَعَّفَ الْحَدِيثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا نَحْوَهُ مِنْ تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
 مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ جِبَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الْعَبَّاسِيُّ ثِقَةٌ أَخْرَجَ لَهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي مُسْنَدِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّخِ وَالْحَافِضُ أَنَّ الرِّوَايَةَ
 رَجَاهُ الثِّقَاتِ وَتَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَفَاطِ ابْنَ حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ تَضْيِيفَ
 مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيثَ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَإِلَّا جَلَّ هَذَا صَرَخٌ فِي التَّقْرِيبِ أَيْضًا،
 نَعَمْ لَوْ كَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الرِّيَّاتِ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى أَنَّهُ
 الْعَبَّاسِيُّ فَالْحَدِيثُ لَا غَبَارَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

(٥) ياسين بن شيبان ويقال ابن سنان المجلس الكوفي - تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٥٢ وقال
 الحافظ أيضا في التقریب الیاسین بن شیبان وابن سنان المجلس الكوفي لابس به من السلامة وهم من
 زعم له ابن معاذ الزيات ص ٢٧٣.

(٦) ابراهيم بن محمد بن الحنفية قال محمد بن اسحاق المجلس ثقة الخ تهذيب التهذيب ج ١
 ص ١٣٦.

(٧) مصنف ابن أبي شيبة ج ١٥ ص ١٩٧ طبع الدار السلفية بمبني الهند. تهذيب التهذيب ج ١١
 ص ١٠٩-١١٤. أي يتوب عليه ويوفقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفن والصلاح ابن كثير
 ج ١ ص ٣١) وهذا الحديث المرجح الحافظ في كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن
 ماجه في سننه في كتاب الفن والحافظ ابو بكر البيهقي والامام احمد بن حنبل في مسند علي بن ابي
 طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح .

(٨) وكيع بن الجراح بن موليح الرزاسي ابو سفیان الكوفي الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما
 رأيت ادعى العلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القومسي رأيت الثوري ومحمرا ومالكا
 فما رأيت عنای مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩-١١٤.

(٩) مصنف ابن أبي شيبة ج ١٥ ص ١٩٧، طبع الدار السلفية، بمبني.

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَنْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ

أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمَهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي الْخ (۱)

أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السُّنْبُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّحَابِ السُّنْبَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَزِدْ عَنْهُ مُسْلِمٌ رَجَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا الْبُخَارِيُّ وَالزَّازِنَةُ فَقَدْ أَخْرَجُوا لَهُ وَثَّقَهُ أَخَذُوا مِنْ مَعِينٍ وَالْبَعْجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَسْتَضِعُّهُ (۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي

الطُّفَيْلِ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَمَّ بَيْتِي مِنَ الدَّيْرِ الْأَيُّومَ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُ مَا عَدَلَا كَمَا مِلْتُمْ جَوْرًا (۳)

أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السُّنْبِيُّ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّحَابِ السُّنْبَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ مِنْ رُؤَاةِ الْبُخَارِيِّ وَالزَّازِنَةُ غَلَا مُسْلِمٌ كَمَا تَمَّ

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸۔

(۲) فطر بن خليفة القرشي المخرومي مولاہم ابو بكر الخياط الكوفي قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال العجلي كوفي ثقة غير الحديث وكان فيه تسبع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو دلاود عن احمد بن يوسف كتابنا عن علي فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائي لا بأس به وقال في موضع اخر ثقة حافظ كفي وقال ابن سعد كان ثقة نشاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال

(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ
ثَنَا مُجَاهِدٌ ثَنَا فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُهْدِيَّ لَا
يَخْرُجُ حَتَّى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزُّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزُّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَاتَى النَّاسُ الْمُهْدِيَّ فَرَفُوهُ كَمَا تُرْفُفُ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عَرْسِهَا
وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَتَمْطُرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ
أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ (۱)

اقول اما عبد اللہ (۲) بن نمیر فهو الاممدا بنی الخارنئی الکوفی اخرج له السنۃ واما
موسی (۳) الجهنی فهو موسی بن عبد اللہ اوابن عبد الرحمن الجهنی الکوفی وثقه اخذ وابن معین

۳۷- امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "نفس زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ ہمدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ ہمدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دولہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو آگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی دہلی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ایک نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۳۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور نفس زکیہ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمان میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد ہمدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبد الرسول الزرنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشامۃ لاشراط الساعۃ" میں یہ بات بصرحت تحریر کی ہے۔

ضروری تنبیہ

الصاحی صدوق . و قال الصاحی لفضا وکان یقدم علیا علی عثمان وکان احمد بن حنبل یقول هو
خشبی (ای من الخشبیة فرقة من الجهمیة) و قال الدار قطنی فطر زائع ولم یحتج به البخاری الخ
تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱ .

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸ .

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹ ہو من کلام الصاحبی ولكن له حکم المرفوع لانه
لا یظلم من قبل الراوی .

وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَا بَأْسَ بِهِ نَفَقَةٌ صَالِحٌ أَخْرَجَ لَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَمَّا عُمَرُ (۱) بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ فَهُوَ الْكُوفِيُّ وَنَفَقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو دَاوُدَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالبُخَارِيُّ فِي الْأَذْبِ الْمَفْرُودِ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَذَكَرَهُ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثَّقَاتِ قَالَ قَالَ أَخَذَ ابْنُ صَالِحٍ بِعَيْنِي الْمَصْرِيُّ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ نَفَقَةٌ وَأَمَّا مُجَاهِدٌ (۲) فَهُوَ إِمَامٌ مَشْهُورٌ أَخْرَجَ لَهُ الْأَيْمَةُ السُّنَّةُ وَغَيْرُهُمْ فَالْحَاصِلُ أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيحٌ وَرِجَالُهَا كُلُّهُمْ مُوثِقُونَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيْرَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ لِلرُّجُلِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَجِلَّ النَّبِيَّتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْتَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةَ فَيُخْرِجُونَ خَرَابًا لَا يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ (۳)

اقول اما يزيد (۴) بن هارون فهو السلمي أبو خالد الواسطي أحد الأعلام الحفاظ المشاهير روى عنه السنة قال أحمد كان حافظا متقنا وقال أبو حاتم إمام لا يسئل عن مثله وأما ابن أبي

۳۴۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ایک شخص یعنی مدعی، سے جھڑا سو اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے، پھر جشی چڑھائی کر دیں گے اور مگر معتلمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون، خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

→ (۲) عبد الله بن نمير الهمداني الفارسي ابو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التسعة الخ (تقريب ص ۱۴۴ و خلاصة التذويب ص ۲۱۷ وقال العجلي ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهنيب التهنيب ج ۱ ص ۵۲-۵۳.

(۳) موسى العيني فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجعفي ابو سلمة الكوفي ثقة عابد، لم يصح ان الفطن طعن فيه (التقريب ص ۲۵۷) ووثقه الفطن وقال العجلي ثقة في عدلا- الشيوخ وقال ابو زرعة صالح وذكروه ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصري بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى تعف قال ابن معين وهو حاتم ثقة وقال الأجرى سئل ابو داود عن عمر بن قيس فقال من الثقات ورواه شهره ووثق وذكروه ابن حبان

ذنب (۱) فهو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغْتَبِرَةِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذَنْبِ الْقُرَشِيِّ الْعَامِرِيِّ مِنْ أُمَّةِ الْمَدِينَةِ أَحَدِ الْأَعْلَامِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَنُ قَالَ أَحْمَدُ يُسَبُّهُ بِأَبْنِ الْمَسْبُوبِ وَهُوَ أَضْلَحُّ وَأَوْزَعُ وَأَقْوَمُ بِالْحَقِّ مِنْ مَالِكٍ وَأَمَّا سَعِيدُ بْنُ سَمَانَ (۲) فَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ الرَّزْقِيُّ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتُّسَائِنِيُّ وَالبُّخَارِيُّ فِي جُزْءِ الْبَرَقَةِ وَقَالَ التُّسَائِنِيُّ ثِقَةٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ البِّرْقَانِيُّ عَنِ الدَّارِ قُطَيْبِ ثِقَةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ تَابِعِيٌّ مَعْرُوفٌ وَقَالَ الْأَزْدِيُّ ضَعِيفٌ الْخ

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ المدني قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الأحاديث الصحيحة الواردة في ذكر المهدي فاوردتها تكميلاً وتعميلاً للفائدة واليكم تلك الأحاديث -

تشریح
مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل جہشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے مدد نہ کرو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا مکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہاں سے اٹھ جائیں گے، تو جہشیوں کی چٹھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد امجد احمد دانا پوری)

في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) امام مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبي اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن أبي شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.

(۴) يزيد بن هارون بن وادي ويقال زاذان بن ثابت السلمي مولا هم ابو خالد الواسطي احد الاعلام الحفاظ المشاهير قيل اصله من بخاري قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن العديني ما رأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امام صدوق لا يمس عن مناله (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن أبي ذنب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذنب القرشي العامري وابو الحارث المدني قال احمد صدوق لفضل من مالك الا مالكا اشد تنقبة للرجال منه وقال ابن معين ابن ابي ذنب ثقة وكل من روى عنه ابن ابي ذنب ثقة الا ابا جابر البياضي وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبد الكريم ابا امية وقال ابن حبان في الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وكان يقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۱).

(۲) سعيد بن سمعان الانصاري الرزقي مولا هم المدني (تهذيب التهذيب ج ۴ ص ۴۰) وقال الذهبي في التقریب سعيد بن سمعان الانصاري الرزقي مولا هم المدني ثقة لم يصب الازدي. نسبه بن العائنة (۲۳۸) طبع في بيروت ۱۱۰۸ هـ).

الذَّيْلُ وَالْإِسْتِدْرَاكُ

(۱) عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيُحْكَمُ بِكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (۱) رَوَاهُ الْإِسْنَانُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ، بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱: حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا اس وقت خوشی سے کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامت کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کھڑی رہے گی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں ناز پڑ جائیے (اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں) (اس وقت) امامت ہمیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے، اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(۱) "لما کم منکم" معناه بصلی (ای عیسی علیہ السلام) معکم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاری ج ۱ ص ۱۰۶) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامکم واحد منکم نون عیسی علیہ السلام (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۲) وقال لحافظ ابن حجر قال ابو الحسین الخسعی الأثری فی منقلب الشافعی نولرت الاخبار بن المهدی من هذه الامة وان عیسی علیہ السلام بصلی حلفه (فتح الباری ج ۱ ص ۱۹۳).

قَالَ وَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا، إِنْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرًا تَكْرِمَةً لِلَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ (أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ ج ۱ ص ۸۷)

(۳) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَى لَنَا، الْحَدِيثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْقَيْمِ فِي الْمَنَارِ الْمُنْتَهَى (۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ أَبِي أُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ وَهَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

أَقُولُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ هُوَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ التَّجَمِينِيُّ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُتَوَفَى ۵۲۸۲هـ) (۱) وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُتَيْبِ أَبِي هِشَامِ الصَّنْعَانِيِّ صُدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ مَاجَةَ فِي تَفْسِيرِهِ (۲) وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ الصَّنْعَانِيِّ صُدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) وَأَمَّا عَقِيلُ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لیتے اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (النار المنہب ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) نفیوت المنہب ص ۸.

(۳) لہذا ص ۹۶.

فَهُوَ بِنُ مَغْبِلِ بْنِ مُنْبِهٍ النَّبَائِيُّ ابْنُ أَخِ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) وَأَمَّا وَهْبٌ فَهُوَ ابْنُ مُنْبِهٍ بْنِ كَامِلِ النَّبَائِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْبَاوِيُّ (بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَ سَكُونِ الْمَوْحَدَةِ بَعْدَهُ نُونٌ) بَقَّةٌ أَخْرَجَ لَهُ أَصْحَابُ السِّيَةِ سِوَى ابْنِ مَاجَةَ وَهُوَ أَخْرَجَ لَهُ أَيْضًا فِي تَفْسِيرِهِ (۲) فَالْحَاصِلُ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ قَيْمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيهِ وَصَفَ الْأَمِيرَ الْمَذْكُورَ بِأَنَّهُ الْمُهْدِيُّ فَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ مُفْسِرًا لِلْمُرَادِ بِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي أوردَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قَتْبَهُ .

(۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدُّجَالُ فِي خِيفَةٍ مِنَ الدِّينِ وَذَكَرَ الدُّجَالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنَادِي مِنَ السَّحَرِ فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى هَذَا الْكُذَّابِ الْخَبِيثِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جَنِّيٌّ فَيَنْطَلِقُونَ فَأَذَاهُمْ بَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَيَقَالُ لَهُ تَقَدَّمَ يَا رُوحَ اللَّهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمَ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَأَذَا صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ قَالَ فَحِينَ يَرَاهُ الْكُذَّابُ يَنْتَابُ كَمَا يَنْتَابُ الْمَلِيعُ فِي الْمَاءِ

تشریح : اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بخاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ ۱۴ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس چھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لےئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں، دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پھینکنے کی طرح پھینکنے لگے گا۔

(۱) لخصا ص ۳۹۶ .

(۲) لخصا ص ۵۸۵ .

(رواہ الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه۔ وقال الشیخ الذہبی فی تلخیصہ هو علی شرط مسلم) (۱) لیتقدم إمامکم فلیصل بکم والنام حینئذ هو المہدی كما جاء التصریح فی الحدیث رقم ۴۰۔

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِي زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا قَطُّ وَيُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنْ ثَبَاتِهَا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ أَوْزَدَهُ الْهَيْبِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالَهُ ثِقَاتٌ (۲)۔

(۶) عَنْ أَبِي أَمَانَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّنَ الْعَرَبِ يَوْمِنِيذٍ؟ قَالَ هُمْ يَوْمِنِيذٍ قَلِيلٌ وَجُلَّتْهُمُ

۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی سے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔
مجمع الزوائد ج ۱، ص ۳۱۷

۶ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آتیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام دامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ سکیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے منڈھوں کے درمیان ہنڈھ کر کھڑے ہوں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کسی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۰۷۳۰)

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۴۰۔

(۲) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷۔

بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيَ بِهِمُ الصُّبْحُ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ابْنُ مَرْزُوقِ الصُّبْحِ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عَيْسَى ابْنَ مَرْزُوقِ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عَيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيمَتْ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ أَمَامَهُمْ الْحَدِيثُ.

رواه الحافظ ابن ماجه القزويني وذكره المحدث الكشميري في كتابه التصريح ص ۱۴۲ و عزاه الى ابن ماجه (۱) و قال اسناده قوي واما في الحديث و امامهم رجل صالح فالمراد به المهدي كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم (۱۱).

(۷) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَيُنزَلُ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ يَا رُوحَ اللَّهِ تَقَدَّمَ صَلِّ فَيَقُولُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي، الْحَدِيثُ.

رواه الحاكم في المستدرک وصححه وأورده الشيخ الفينى في مجمع الزوائد عن أحمد و الطبراني ثم قال وفيه على بن زيد وفيه ضعف وقد وثق وبقية رجالها رجال الصحيح (۲)

(۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ يَحْصُلُ النَّاسُ فِيْنَا كَمَا يَحْصُلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ فَلَا تَسْبُوا

، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم فرمایا کہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائیے، نماز پڑھائیے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر رہتے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

المستدرک ج ۳ ص ۸۷، مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲

تشریح: عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتدار میں ادا کریں گے۔

اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجه فی حبیب طویل ص ۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرک ج ۱ ص ۱۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۲.

أَهْلَ الشَّامِ وَلَكِنْ سُبُوا شِرَارَهُمْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْإِبْدَالَ يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِنَ السَّيِّئِ فَيُغْرَقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتَّى لَوْ قَاتَلْتَهُمُ الثَّمَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ الْمَكْثَرُ يَقُولُ لَهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَالْمَقَلِيلُ يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ، أَمَارَاتُهُمْ أُمَّتٌ أُمَّتٌ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَلِكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا وَيَرُدُّ اللَّهُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَلْفَتَهُمْ وَنَعِيمَتَهُمْ وَقَاصِيَتَهُمْ وَدَانِيَتَهُمْ.

قال الشيخ الهيثمي أخرجه الطبراني في الأوسط وفيه ابن هنيعة وهو تين وبقية رجاله ثقات وزواؤه الخاتم في المستدرک وقال صحيح الإسناد ولم يخرجاه وأقره الذهبی وفيه رواية ثم يظهر الهاشبي فيرد الله الناس ألفتهم وليس في هذا الطريق ابن هنيعة وهو اسناد صحيح كما ذكر (۱).

۱۸ : حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ اگر ان پر لوٹری حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انسانی) فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جہنموں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جہنموں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے) عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جلتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے

(۹) وَعَنْ أُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمُهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ .

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ وَسَكَتَ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي الْمَنَامِ الذَّهَبِيِّ (۱) وَأُورِزَهُ النَّوَابِ صِدِّيقِ حَسَنِ خَانَ الْقُنُوجِيِّ فِي الْإِدَاعَةِ وَقَالَ صَحِيحٌ (۲)

قَدَّمَ التَّلْبِيْقُ وَالتَّحْقِيْقُ وَالتَّابِيْعُ الرَّكْبُوعُ اللَّهُ عَزَّاسْمُهُ عَلَى يَدِ الْعَاجِزِ حَيْبِ الرَّحْمَنِ الْقَاسِمِيِّ فِي ۱۲ رَبِيعِ الثَّانِي ۱۴۱۴ هـ. وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَأَخِيرًا وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ حَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ .

موتوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لامسلی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مارا جاسکے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو، مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے بدر مقابل ہوگا جس پر یہ ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا غالب ہوگا۔ یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہٹا کر دے گا (نیز: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی بھائیگت و الفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۲۱۷، المستدرک ج ۳ ص ۵۵۳)

۹ : ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فالمر رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔

(المستدرک ج ۳ ص ۵۵۷)

(۱) المشرك ج ۴ ص ۵۵۷ .

(۲) الإذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة ص ۶۰ مطبوعة الصديقي دريس ۱۲۹۴ .



ماہنامہ لولاک ملتان

۵۰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک، ہوندر مرکزین ملتان

سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

۵۱ عقیدہ ختم نبوت کی تربیتی ۵۲ حالات حاضرہ کا جاندار تجزیہ ۵۳ قادیانی شہادت کے
دوایات ۵۴ عالمی مجلس کی سرگرمیاں ۵۵ قندہ قادیانیت کے رد میں عمدہ علمی مضامین ۵۶
اصلاحی مقالہ جات ۵۷ امت مسلمہ کی رہنمائی ۵۸ مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے ۵۹
قادیانیت چھوڑنے والے نو مسلمانوں کے ایمان پر درحالات و واقعات ۶۰ اکابر کے غیر مطلوبہ
خطوط و یاد کار تقاریر ۶۱ جماد آفریں حقائق افراد و معلومات کا حسین گلدستہ ۶۲ ۳۸ صفحات
۶۳ رنگین آرٹ پیپر کا ٹائٹل ۶۴ کمپیوٹر کتابت ۶۵ عمدہ طباعت ۶۶ سفید کاغذ

ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ پندرہ صرف روپیہ 100 ہے۔ ایجنسی 5 پریمیاں سے کم کی
جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہوندر حضرات کو 33 کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ دی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی
100 روپیہ سالانہ خریداری کا مثنی آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوا یا جاسکتا ہے۔

رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ لولاک و دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضور ی باغ روڈ ملتان

فون نمبر 514122 :

(نوٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہفت روزہ ترجمان ہفتہ وار ختم نبوت کراچی سے

شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے دینی جرائد و رسائل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا ہر سالانہ
اڑھائی صد روپیہ 250 ہے۔ زرستانہ کی ترسیل و ہنگامہ و کتابت کے لئے سرکولیشن
ٹیچر ہفتہ روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مجددالرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780397